السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک لڑکی کا نکاح والدین کی رضامندی کے بغیر کیا ہے کیا ایسا نکاح جائز ہے یا نہیں جب کہ لڑکی راضی نہیں ہے اور والدین راضی ہیں تو کیا ایسا نکاح جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ ایسا نکاح ناجائز وحرام ہے کیونکہ جب والدین ناراض ہیں تو نکاح نہیں ہوگا جس طرح حدیث میں ہے :

((أیما إمرۃ نکحت بغیر إذن موالیها فنکاحها باطل وثلاث مراۃ)) ابوداود : کتاب النکاح 'باب فی الولی 'رقم الحدیث : ۲۰۸۳.

‘‘جس نے اپنے والد کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے ، باطل ہے ، باطل ہے ۔’’

اس سے ثابت ہوا کہ اگر والدین ناراض ہیں اور خوشی سے نکاح کی اجازت نہیں دیتے تو وہ نکاح باطل ہے دوسری حدیث ہے :

((لا نکاح إلا بولی)) ترمذی کتاب النکاح 'باب ماء جاء لا نکاح إلا بولی

‘‘ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے ۔’’

پھر اگر لڑکی نکاح پر راضی نہیں ہے اور والدین راضی ہیں تو بھی یہ نکاح نہیں ہوگا یہ بھی نکاح حرام ہے اور اگر کوئی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو بھی یہ نکاح نہیں ہوگا بلکہ (زنا) ہوگا اور زنا کی سزا دی جائے گی ۔ اگر دونوں کنوارے ہیں تو ۱۰۰ کوڑے اور اگر شادی شدہ ہیں تو ان کو رجم کیا جائے گا ۔

اور اگر عورت سے زبردستی نکاح کیا گیا ہے تو عورت بے قصور ہے صرف مرد کو سزا دی جائے گی ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 426

محدث فتویٰ